20037- شراب نوشی کرنے والے کی سزا، اور کیا اس کی نماز روزہ صحیح ہے؟

سوال

شراب نوشی کرنے والے کی سزا کیا ہے؟ اور کیا شرابی نماز کی ادائیگی اور رمضان کے روزے رکھ سکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

فرمان باري تعالی ہے :

.{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندي باتیں اور شیطانی کام ہیں ان سے بالکل الگ تھلگ رہو تاکہ تم فلاح و کامیابی حاصل کرو}. المائدة (90)

اور فرمان نبوي صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، اور شراب نوشی کرنے والا جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، اور چوري کرنے والا جب چوري کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا، اور لوگوں سے مال چھیننے والا جب مال چھینتا ہے اور لوگ اس کی طرف آنکھیں اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا) صحیح بخاري حدیث نمبر (2295) صحیح مسلم حدیث نمبر (86).

یعنی وہ کامل ایمان والا نہیں ہوتا بلکہ اس برے اور قبیح فعل کی بنا پر اس کا ایمان بہت زیادہ ناقص ہوتا ہے.

اور عبداللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور پھر اس سے توبہ نہ کی آخرت میں اس سے محروم رہے گا) صحیح بخاري حدیث نمبر (5147) صحیح مسلم حدیث نمبر (3736).

عمر رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب، اور شراب نوشی کرنے والے، اور شراب پلانے والے، اسے فروخت کرنے والے اور خریدنے والے اسے تیار کرنے والے اور تیار کروانے والے، اسے اٹھا کر لے جانے والے اور جس کی طرف لے جائي جارہی ہے ان سب پر لعنت فرمائی). سنن ابوداود حدیث نمبر (3489) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (700/2) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سنن نسائی میں ابن دیلمی سے روایت ہے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضي اللہ تعالی عنھما سے کہا اے عبداللہ بن عمرو کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کے بارہ میں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟

تو وہ کہنے لگے : جی ہاں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا :

(میري امت میں جو بھی شراب نوشی کرے اللہ تعالی اس کی چالیس دنوں تک نماز قبول نہیں فرماتا) سنن نسائی حدیث نمبر (5570) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حدیث کا معنی یہ ہے کہ: اسے نماز کا اجروثواب حاصل نہیں ہوگا، یہ نہیں کہ اس پر نماز ہی واجب نہیں، بلکہ اس سب نمازوں کی ادائیگی واجب ہے اگر اس نے اس وقت ایک نماز بھی ترک کردي تووہ کبیرہ گناہوں میں ایک کبیرہ اور عظیم گناہ کا مرتکب ہوگا، حتی کہ بعض علماء کرام نے اسے کفر تک پہنچایا ہے. اللہ اس سے بچا کر رکھے.

شراب نوشی کی شدید حرمت پر بہت سی احادیث اور آثار دلالت کرتے ہیں، اور یہ شراب ام الخبائث یعنی گندگی کی جڑ ہے، جو شراب نوشی میں پڑجائے اس میں اس کے علاوہ دوسرے حرام کام کرنے کی جرات پیدا ہوجاتی ہے، اللہ تعالی ہمیں اس سے بچا کر رکھے.

اور رہا مسئلہ کہ دنیا میں شراب نوشی کی سزا کیا ہے؟ اس کی سزا کے بارہ میں علماء کرام کا اتفاق ہے کہ شراب نوش کو کوڑے مارے جائیں گے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں کھجور کی ٹہنی اور جوتوں سے سزا دي.

اور کوڑوں کی تعداد میں علماء کرام کا اختلاف ہے جمہور علماء کا کہنا ہے کہ آزاد شخص کو اسی کوڑے ماریں جائیں گے اور اس کے علاوہ کو چالیس مارے جائیں گے.

انہوں مندرجہ بالا انس رضی اللہ تعالی کی حدیث سے استدلال کیا ہے اس میں ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس نے شراب پی رکھی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو چھڑیوں سے چالیس کوڑے لگائے، راوي کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی نے بھی ایسے ہی کیا اور جب عمر رضی اللہ تعالی کا دور تھا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمن رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ حدود میں کم از کم اسی ہیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسی کا حکم دیا.

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم نے اس کی موافقت کی اور کسی نے بھی ان کی مخالفت نہ کی.

کبار علماء کرام کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ: شراب نوشی کی حد ہے اور یہ حد اسی کوڑے ہیں.

بعض علماء کرام مثلا ابن قدامہ رحمہ اللہ اور شیخ الاسلام نے الاختیارات میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ: چالیس سے زیادہ امام المسلمین یعنی حکمران پر منحصر ہے اگر تووہ چالیس سے زیادہ کی حاجت اور ضرورت محسوس کرتا ہے جیسا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں تھا تووہ اسی کوڑے تک سزا مقرر کرسکتا ہے.

واللہ تعالی اعلم، دیکھیں: توضیح الاحکام (330/5)

اور شراب نوشی کرنے والے کی نماز اور روزے کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ بلاشک وشبہ اس پر اوقات مقررہ میں نماز کی ادائیگی اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا واجب ہیں، اگر وہ نماز کی ادائیگی میں تھوڑي بھی کمی کرتا ہے یا پھر روزہ نہیں رکھتا تووہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہورہا ہے جو کہ شراب نوشی سے بھی عظیم اور کبیرہ گناہ ہے.

فرض کریں اگر وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت شراب نوشی کرتا ہے تو اس نے اللہ تعالی کی دو بہت بڑي نافرمانیاں کیں، ایک تو اس نے رمضان المبارک میں دن کو روزہ نہیں رکھا اور دوسرا شراب نوشی کی ہے، اسے یہ علم میں رکھنا چاہیے کہ مسلمان شخص کا معصیت میں پڑنا اور توبہ نہ کرنا بلکہ توبہ کرنے سے عاجز ہونا اس کے کمزور ایمان کی نشانی ہے، اس کے لائق اور شایان شان نہیں کہ وہ معصیت ونافرمانی پر اصرار کرے اور اس کا عادي بن جائے، یا پھر اطاعت وفرمانبرداري ترک کرکے اس میں کمی وکوتاہی کا مرتکب ہوتا رہے.

بلکہ اس پر واجب اور ضروري ہے کہ حسب استطاعت اور جتنی بھی اطاعت وفرمانبرداري کرسکتا ہے اس کی کوشش کرے اور ایسے کام ترک کرنے کی کوشش کرے جن کی بنا پر کبیرہ گناہ اور ہلاکت والے کام کا مرتکب ہوتا ہے ، اللہ تعالی سے ہماري دعا ہے کہ ہمیں ہر صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے محفوظ رکھے یقینا اللہ تعالی سننے والا اور قریب ہے .

واللہ اعلم .